السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ صحیح ہے کہ مکہ مکرمہ میں جس طرح نیکیوں کا اجر وثواب زیادہ ملتا ہے اسی طرح برائیوں کا گناہ بھی زیادہ ہوتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

برائیوں کا گناہ ہر جگہ کیفیت کے اعتبار سے زیادہ ہوتا ہے، عدد کے اعتبار سے نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے:

مَن جاءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهُ عَشرُ أَمثالِها وَمَن جاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلا يُجزىٰ إِلّا مِثلَها وَهُم لا يُظلَمونَ ١٦٠ ... سورة الانعام

’’جو کوئی (اللہ کے حضور) نیکی لے کر آئے گا، اس کو ویسی دس نیکیاں ملیں گی اور جو برائی لائے گا، اسے سزا ویسی ہی ملے گی اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔‘‘

اسی طرح اس مفہوم پر دلالت کرنے والی بہت سی صحیح احادیث سے بھی یہی ثابت ہے۔ ہاں البتہ برائیوں کے گناہ میں فرق، ان کے کبیرہ وصغیرہ ہونے یا زمان ومکان کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثلا رمضان یا عشرہ ذوالحجہ اور حرمین شریفین میں کیے جانے والے برے اعمال کا گناہ زیادہ ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

مساجد کے احکام: ج2 صفحہ33

محدث فتویٰ